



اعلیٰ حضرت کا عشق رسول

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والی سنتوں بھر بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ
نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعِتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقتِ بنیاد ہے: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو قیامت کے دن وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔^(۱)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ ”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“^(۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۱...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

۲...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) حتیٰ آٹھ نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکے دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سر کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مضامین اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿ادْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً“⁽¹⁾ یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا۔ ❀ تہمت لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ فکر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عشق رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُوسری بار حج کے لئے حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ زَادَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْلٰیٰ میں نبی رَحْمَت، شَفِیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی آرزو لئے روضہ اطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی، جس کے مطلع (یعنی پہلے شعر) میں دامن رحمت سے وابستگی کی اُمید دکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
شعر کی وضاحت: اے بہار جھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گلزار تشریف لارہے ہیں۔
مقطع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے) میں بارگاہ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مایگی (بے۔ ما۔ یہ۔ گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مضمرعِ ثانی (دوسرے مضمرع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے ”کُتے“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے، مگر ادباً یہاں ”شیدا“ لکھ دیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔
شعر کی وضاحت: اس مقطع میں عاشقِ ماہِ رسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کمال انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عرض کر کے دیدار کے انتظار میں مُوَدَّب (یعنی باآدب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرّف ہوئے۔^(۱)

آنکھ محو جلوہ دیدار دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکرِ بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عَشِقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عمر اپنے محبوبِ آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عَشِقِ رسول میں گرماتے رہے اور اُن کے دل میں عَشِقِ حبیب کے دیے جلاتے رہے، نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عاشقِ صادق تھے، لہذا دیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عَشِقِ مُصطفیٰ میں دُوبے ہوئے اشعار، اُس پاک بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اشعار کو دَرَجۂ قبولیت حاصل ہوا، غیبِ دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دیدار کا شربتِ پلا کر گویا، اعلیٰ حضرت کے عاشقِ صادق ہونے پر اپنی مہر لگا دی۔

جو ہے اللہ کا دل بے شک
عاشقِ صادقِ نبی بے شک

غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
عشق اور محبت کسے کہتے ہیں:

حُجَّةُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا ”مَحَبَّت“ کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اسے ”عشق“ کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱۶/۵)

یعنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت، قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت، نبی ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور نبی آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت، ان کی سُنَّت سے مَحَبَّت کرنا اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کرنا اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ، دُنیا سے بُغض رکھنا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ۲/۴۸، ملقط)

عشق رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سچا عاشق رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے اور ضرورت

سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مضطفیٰ کو دنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں یہ عظیم الشان انعامات حاصل ہوتے ہیں:

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دلوں میں ایمان راسخ فرما دیتا ہے۔
2. ان کا خاتمہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
3. اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔
4. انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔
5. ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔
6. منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، بلکہ امید و خیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔
7. سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از تمہید الایمان: ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے مَحَلَّہ جَسُوْلی میں 10 شَوَّالِ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی کو ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔^(۱) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس آیہ کریمہ سے اپنا سَنِّ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓئِكَ کَتَبَ فِی قُلُوْبِهِمُ الْاٰیٰتِیْنَ وَاٰیٰدِهِمْ تَرٰجَمَهُ کُنْزُ الْاٰیٰتِیْنَ: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے پُر و جَمَّہ^ط (پ ۲۸، المجادلہ: ۲۲)

ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد کی۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خاندانی لحاظ سے پڑھان، مشکک کے اعتبار سے حنفی اور طریقت میں قادری تھے۔ آپ کے والد ماجد، استاذ العلماء مولانا نقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہیں۔⁽¹⁾ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا پیدائشی نام ”محمد“ ہے، آپ کی والدہ ماجدہ حَبَّت میں ”امٹن میاں“ فرمایا کرتی تھیں، والد ماجد اور دوسرے رشتے دار ”احمد میاں“ کے نام سے پکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام ”احمد رضا“ رکھا، آپ کا تاربخ نام ”المختار“ ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود اپنے نام سے پہلے ”عبدالمصطفیٰ“ لکھا کرتے تھے۔⁽²⁾ جس سے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے عشق رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ اپنے نعتیہ دیوان ”حداائق بخشش“ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے ”عبد مصطفیٰ“ تیرے لئے امان ہے، تیرے لئے امان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے القابات

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے القابات میں سے مشہور ترین لقب ”اعلیٰ حضرت“ ہے، یہ لقب آپ کی ذات کے ساتھ اس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سنا جاتا ہے، ذہن فوراً آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف ہی جاتا ہے۔ علمائے اہل سنت، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ نے اپنے رسالے ”تذکرہ امام احمد رضا“ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی

1... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ ملخصاً

2... فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۷۷ ملخصاً

عَلَيْهِ كَا ذِكْرِ خَيْرٍ، إِنَّ الْقَابَاتِ وَ أَلْفَاظَ كَ سَاتِهَ فَرَمَا يَه: اَعْلَىٰ حَضْرَت، اِمَامِ اَهْلُ سُنَّت، وَلِي نَعْمَت، عَظِيْمُ
الْبَرَكَت، عَظِيْمُ الْمَرْتَبَت، پَرَوَانَهٗ شَعْرِ رِسَالَت، مُجَبَّدِ دِيْنِ وَ مِلَّت، حَامِي سُنَّت، مَاجِي بَدْعَت، عَالَمِ شَرِيْعَت،
پِيْر طَرِيْقَت، بَاعِثِ خَيْرِ وَ بَرَكَت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر
سُنَّتِ مصطفیٰ کا وہ پیکر
عالمِ دینِ صاحبِ تقویٰ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ،
ملفوظات اور آپ کی نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر سمجھدار یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عَشْقِ رسول
آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نَسْ نَس میں سمایا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عُمُر بھر، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سَنُوْدَہ
صفات (یعنی جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں) پر اعتراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ
پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عَشْقِ مُصْطَفٰے کی شمع لوگوں کے
دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بُنیادی مقصد تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نَعْتِیہ دیوان
”حدائقِ بخشش شریف“ کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے عَشْقِ رسول کی عکاسی کرتا نظر آتا
ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے عَشْقِ رسول کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے
دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام، نامِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھا۔⁽¹⁾

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کِی ذَاتِ مُبَارَکَہ، سُنَّتِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی معنی میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا، سب سُنَّت کے مطابق ہوتا تھا، سُنَّتوں سے مَحَبَّت کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کھانا شروع فرمانے کا انتظار تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لکڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناول فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی لکڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری لکڑیاں میں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سب ختم کر دیں، حاضرین متعجب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تو بہت کم غذا استعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری لکڑیاں کیسے تناول فرما گئے! لوگوں کے اشتیاق پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحب لکڑی منہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تھو تھو کرنا شروع کر دیں، چونکہ لکڑی کھانا میرے پیٹھے پیٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبَارَکَہ ہے، اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اس کو کھا کر کوئی تھو تھو کرے۔^(۱)

مجھ کو پیٹھے مُصْطَفٰی کی سُنَّتوں سے پیار ہے اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے عشق نے کڑوی لکڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب چیز لکڑی کھا کر منہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اظہار کرے، یقیناً یہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی سُنَّت سے سچی مَحَبَّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا، کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت سے مَحَبَّت کرتا ہے، درحقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے مَحَبَّت کرتا ہے جیسا کہ کئی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی، وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتِّبَاعِ سُنَّت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا ہے، اِتِّبَاعِ سُنَّت کی برکت سے دونوں جہاں میں سرفرازی و سُرخروی نصیب ہوگی، اِتِّبَاعِ سُنَّت کی برکت سے عشقِ رسول میں اضافہ ہوگا۔ اِتِّبَاعِ سُنَّت میں ڈھیروں حکمتیں، اِتِّبَاعِ سُنَّت سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، کئی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی مَحَبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے انتہا اَدَب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرَسِ حدیثِ اَدَب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر دیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وضو نہ چھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرْح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شَخْص بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرہ مبارک غصے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں، زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔^(۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدَب و اخترام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنَّتوں بھرے بیانات سُننے ہوئے بھی بھرپور توجہ اور تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے بے ادبی اور غفلت و

۱... مشکاة الصایح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۷۵۱

۲... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۶ لخصاً

لا پروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ ادب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے ادبی اُسے ناکامی اور محرومی کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے ادبی کا دور دورہ ہے بالخصوص مبارک اسماء اور مقدّس اوراق کا ادب و احترام تو اب تقریباً ختم ہوتا جا رہا ہے، بسا اوقات اللہ عزّوجلّ اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمائے مبارکہ اور آیات قرآنیہ والے اوراق سرراہ بلکہ معاذ اللہ عزّوجلّ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان میں جان بوجھ کر یا بے توہشی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ اللہ عزّوجلّ ہمیں باادب بنائے اور بے ادبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔ امین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سُرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

اعلیٰ حضرت پر اللہ عزّوجلّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص کرم تھا کہ آپ رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خود ادب کو بھی ان پر ناز ہے گا، یوں تو آپ رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تمام مبارک ہستیوں کا دل و جان سے ادب بجالاتے، مگر پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معاملے میں تو بہت زیادہ ادب کا لحاظ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے معاذ اللہ عزّوجلّ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے ادبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں کمی کی بو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آئیے! اس ضمن میں دو (2) ایمان افروز واقعات سنتے ہیں چنانچہ

اسمائے مقدّسہ کا ادب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 173 پر ہے کہ ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بھیجے مولانا حَسَنُیْن رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو فتویٰ طلب کرنے والوں کی طرف سے پوچھے گئے کچھ سوالات سنارہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظِ اللہ لکھا گیا۔ اس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اِسْمِ جَلالت یعنی اللہ (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیت کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضُوْر اَقْدَس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ یا اِسْمِ جَلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔⁽¹⁾

خلافِ اَدَبِ الفاظ نہ لکھے

ایک بار حضرت مولانا سید شاہ اسماعیل حَسَن میاں رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضُوْر سَیِّدِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت کے طور پر لفظِ حُسَیْن اور زاہد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دُرودِ پاک تو لکھ دیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظِ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور زاہد اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ (حالانکہ حُضُوْر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام تو بِاِذْنِ اللہ ہر چیز کے مالک و مختار ہیں لہذا) حُضُوْر اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اِن الفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔⁽²⁾

مالک کوئین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں شعر کی وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا یہ عالم ہے کہ

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۳ ملخصاً

2... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفیٰ، ص ۲۹۳ ملخصاً

دو جہاں کے مالک ہیں، رُوئے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں آپ کے پاس ہیں، پھر بھی خالی ہاتھ رہتے ہیں، لیکن انہی خالی ہاتھوں سے سب کی جھولیاں بھرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ کو بے مثال حافظہ، حضرت ربیعہ کو جنت اور حضرت قتادہ کو آنکھ عطا فرمادی۔ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فَنَی اللہ اور فَنَی الرَّسُول کے اعلیٰ مَنَصَّب پر فائز تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت آپ کے دل پر نقش ہو چکی تھی، جیسا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے ایک موقع پر خود ارشاد فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو (2) ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہو پائے گا۔⁽¹⁾

حبیبِ خدا کا نظارہ کروں میں دل و جان اُن پر نثار کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں
خُدارا! اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر دمِ واپسی تو نظارہ کروں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن بے چین دلوں کے چین، رحمتِ کو نین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی و گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ ور گستاخوں کی گستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بھڑکی لگ جاتی، دشمنانِ مُصْطَفَی کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے نیز ساری زندگی گستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وَالِہِ وَسَلَّمَ کی عزت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دفاع کرتے رہے تاکہ وہ غصے میں جل نہیں کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شروع کر دیں۔ جیسا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی تحریر کا خلاصہ ہے: اِنْ شَاءَ اللہُ الْعَزِیْزُ اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے حملوں کی طرف کوئی توجہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزت سرکار کی حمایت (یعنی دفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (شان میں) بد گوئی اور عیب جوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزت و آبرو عزتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ڈھال بنی رہے۔⁽¹⁾ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی شان میں ادنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ، اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخی کرتا دیکھو، اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بزرگ کیوں نہ ہو، اسے اپنے اندر سے دودھ کی کھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔⁽²⁾

وہی دُھوم اُن کی ہے ماشاء اللہ مٹ گئے آپ مٹانے والے
خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کیوں رضا آج گلی سُنی ہے اُٹھ مرے دُھوم مچانے والے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

وسوسہ

اس حقیقت سے انکار کی تو گنجائش ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ واقعی ایک زبردست

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ طحا

2... تعلیمات امام احمد رضا بریلوی، ص ۵ طحا

عاشقِ رسول تھے اور آپ کی شخصیت بے شمار خوبیوں کی جامع تھی، مگر آپ کی تحریروں کو پڑھنے یا سننے کے بعد بسا اوقات ذہن میں یہ وسوسہ گردش کرنے لگتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں فطرتی طور پر سختی کا پہلو غالب رہا، حالانکہ ایک عاشقِ رسول اور ولی کامل کو تو انتہائی نرم طبیعت و مزاج کا عادی ہونا چاہئے۔

علاجِ وسوسہ

یہ محض ایک شیطانی وسوسہ ہے کیونکہ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت و کردار کا باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کرنے والے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے، البتہ اللہ و رسول کی شان میں گستاخی یا شرعی احکام کی ہٹ دھرمی سے خلاف ورزی کرنے والوں کے حق میں بہت سخت تھے، مگر اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اور انتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی، بے شک آپ نے بد مذہبوں کی قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی سے گرفت فرمائی اور ان کے ساتھ ذرہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تہذیب و شائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بغض و عداوت رکھنے کے سبب کفر و گمراہی کی تنگ و تاریک وادیوں میں بھٹکنے والے بہت سے افراد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشقِ رسول بن گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری عمر وہی راستہ اپنائے رکھا، جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اختیار فرمایا تھا کہ یہ حضرات قدسیہ بھی عام مومنوں کے معاملے میں انتہائی شفیق و مہربان تھے، مگر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے لئے ان کی تلواریں ہمہ وقت نیام سے باہر ہی رہتی تھیں۔

محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تحریرات اور آپ کے ملفوظات کا اگر انصاف کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بد دینوں کا سختی کے ساتھ رد کرنے میں ہر گز ہر گز آپ کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ نہ تھا بلکہ فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر ابھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔ حدیث پاک میں ہے: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰہِ وَأَبْغَضَ لِلّٰہِ وَأَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنْعَ لِلّٰہِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر مَحَبَّت کی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا، تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کر لیا۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الہی کے لئے تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہ صرف خود نرم مزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے متعلقین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے ہر گز حاصل نہیں ہو سکتے، لہذا جو لوگ عقائد کے معاملے میں تَدَبُّدُب اور شُکوک و شبہات کا شکار ہوں، اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔^(۲)

ذالِ دِی قلب میں عظمتِ مُصطفیٰ

حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۱۰۰۱۔ ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، ۴/۲۹۰، رقم: ۴۶۸۱

۲۰۰۔ امام احمد رضا اور عشقِ مصطفیٰ، ص ۲۷۸ ملخصاً

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی قابلِ عقیدت و محبت اور لائقِ احترام و عزت ہوتی ہے، لہذا اعلیٰ حضرت بھی پیارے آقا، مکی مدنی مَظفَعُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سید زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

ملکُ العلماء، حضرت علامہ مولانا ظَفَرُ الدِّین قادری رضوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزءِ رسول (یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُتَوَرِّک کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اس پر پورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سید صاحب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اس حیثیت سے ملاحظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ”جُزء“ ہیں، پھر اس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ ان (ساداتِ کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے، سب دُرست و بجایا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) اپنے قصیدہ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! ساداتِ کرام کی محبت و اُلفت سے بھرپور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی ساداتِ کرام کی محبت و عظمت کا جذبہ پیدا ہو، چنانچہ

نام لینے والے کی اصلاح فرمائی

ملکِ العلماء، حضرت علامہ مولانا ظفر الدین قادری رَضَوِی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت مولانا نور محمد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اور حضرت مولانا سید قناعت علی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یہ دونوں حضرات، مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نور محمد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقِ صادق، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔ فوراً مولانا نور محمد صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بلوایا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سید زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟ (یعنی میں تو استاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے لگا ہیں جھکالیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: جائیے! آئندہ خیال رکھئے گا۔⁽¹⁾

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سید زادے کی انوکھی تعظیم

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اولین رسالے ”تذکرہ امام احمد رضا“ میں تحریر فرماتے ہیں: مدینۃ المرشد بریلی شریف کے کسی محلے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مدعو (یعنی دعوت پر بلائے گئے) تھے۔ ارادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پاکی کا اہتمام کیا

چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُوَار ہو گئے اور چار (4) مزدور، پاکی کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک، امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پاکی میں سے آواز دی: ”پاکی روک دیجئے“ پاکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فوراً باہر تشریف لائے اور بھرائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ بتائیے آپ میں سید زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذوقِ ایمان، سرورِ دو جہان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مزدور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حضور! میں سید ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدد نے اپنا عمامہ شریف اُس سید زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہے ہیں: مُعَذِّر شہزادے! میری گستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خیالی میں مجھ سے بھول ہو گئی، ہائے غَضَب ہو گیا! جن کی نعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے (کندھے) پر میں نے سواری کی، اگر بروزِ قیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دُوشِ ناز میں (یعنی نازک کندھا) اس لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہو گی۔ کئی بار زبّان سے مُعاف کر دینے کا اِقرار کروالینے کے بعد امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آخری التجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشعوری میں ہونے والی خطا کا کفارہ جہی ادا ہو گا کہ اب آپ پاکی میں سوار ہوں گے اور میں پاکی کو کاندھا (کندھا) دوں گا۔ اس التجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بلند ہو گئیں۔ ہزار انکار کے بعد آخر کار مزدور شہزادے کو پاکی میں سوار ہونا ہی پڑا۔ یہ منظر کس قدر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدوروں میں شامل ہو کر اپنی خُدادادِ علیّت اور عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز، خوشنودی محبوب

کی خاطر ایک گناہ مزدور شہزادے کے قدموں پر نثار کر رہا ہے۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو سچے عشقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خوشبو کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ پاکی اٹھانے والے مزدوروں میں کوئی سید زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ جن کا مقام اتنا بلند ہے کہ عرب و عجم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طلب کریں، آپ کے مجددِ وقت، ولی کامل اور عاشقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں کم و بیش پچاس (50) علوم و فنون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے لغوی، معنوی، ادبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خدا، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقَدَّس ہستیوں کے ادب و احترام کا پاسبان ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ کیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزین تیس (30) جلدوں پر محیط اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثبوت ہے، جن کی وسعت علمی اور فصاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو (2) دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں ”الدَّوْلَةُ الْبَكِّيَّةُ“ جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے علم غیب کے ثبوت پر دلائل کے انبار لگائے اور دشمنانِ رسول کے دانت کھٹے کئے نیز علمائے حرمین سے دادِ تحسین حاصل کی، آج وہی امامِ عشق و مَحَبَّت عاجزی و انکساری کی تصویر بنے، سرعام ایک سید زادے کے حضور رگڑ رگڑا کر معافی مانگ رہے ہیں اور خود پاکی میں بیٹھنے کے بجائے

سید زادے کو پاکی میں بٹھا کر پاکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھا رہے ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے طرزِ عمل سے یہ مدنی پھول بھی سیکھنے کو ملا کہ ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر مخاطب کرنا خلافِ آدب ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر پکارنے کو بے ادبی شمار فرماتے تھے حتیٰ کہ آپ کے مُتَعَلِّقِیْنَ میں سے اگر کوئی اِس قسم کی بے احتیاطی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اظہار فرماتے اور آئندہ ساداتِ کرام کے آدب و احترام کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و محبت اور اُن کے احترام کا اِس قدر لحاظ ہو، اُسے سیدوں کے سردار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اوقات اشعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اشعار کے ذریعے اپنے دلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہذا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھی اپنے عشق کے اظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اختیار فرمایا چنانچہ عشق و مستی میں دُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام ”حدائقِ بخشش“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک شعر، شریعت کے عین مطابق ہے۔ یوں تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شہرت حاصل رہی، مگر بالخصوص سلام رضا (یعنی مُصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو عروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”حدائقِ بخشش“ اور ”سلام رضا“ کی خوبیوں پر مختلف اعتبار سے کُتب و رسائل تصنیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچے بوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی محافل وغیرہ میں اِس سلام کو عشقِ رسول میں

بے ساختہ مجھوم مجھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رقت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اعضاءِ مبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ ذُبُوت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوشِ مبارک ایسے کہ سیلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حیا سے جھکی رہتیں، مبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا، ہو کر رہا۔ آپ کی حکومت دونوں جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہو تا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آئیے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اشعار سنئے اور عشق و محبت میں جھومئے:

قَدِّ بے سایہ کے سایہٴ مَرَحمت	ظِلِّ مَمْدُودِ رَافَت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروداں خُم رہیں	اُس سرِ تاجِ رِفْعَت پہ لاکھوں سلام
لَیْسَةُ الْقَدْرِ میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق	مانگ کی اسْتِقَامَت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان	کانِ لعلِ کَرَامَت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی	اُن بھوؤں کی لَطَافَت پہ لاکھوں سلام
پنجی آنکھوں کی شَرَم و حیا پر دُرود	اُونچی بینی کی رِفْعَت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب گُن کی کُنجی کہیں	اُس کی نافذِ حُکومت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں	اُس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں اُس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
حجرِ انود کعبہ جان و دل یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
گل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا اس شہم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعتیہ اشعار تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فنِ شاعری کے اصولوں کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی دولت اور علمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں، بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو علمِ دین اور علمائے دین کی صحبت سے محروم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ الامان والحفیظ۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ عام لوگ نعت شریف لکھنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں، کیونکہ یہ آسان کام نہیں۔

قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اہل ہونے اور فنِ شاعری کے اصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوجود نعت شریف لکھنے کو ایک مشکل کام کہا کرتے تھے چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔⁽¹⁾

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اپنی کتاب ”تفہیمِ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: کہ یہ سنت صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مثلاً حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ صُحُبا سے نعتیہ اشعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مشکل فن ہے، اس

کے لئے ماہرِ فن، عالمِ دین ہونا چاہئے، ورنہ عالم نہ ہونے کی صورت میں ردیف، قافیہ اور بحر (یعنی شعر کے وزن) وغیرہ کو نبھانے کیلئے خلافِ شانِ الفاظ ترتیب پا جانے کا خدشہ رہتا ہے۔ عوامِ الناس (عام لوگوں) کو شاعری کا شوق چرانا مناسب نہیں کہ نثر کے مقابلے میں نظم میں کُفریات کے صدور (یعنی وقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فضولیات سے بچنے کا ذہن بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فضولِ الفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔⁽¹⁾ لہذا ادب کا تقاضا تو یہی ہے کہ فنِ نعت سے ناواقف افراد خود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب تک زندہ رہے، عشقِ رسول کے طفیل بارگاہِ مُصْطَفٰی سے حاصل ہونے والے انوار و تجلّیات سے خود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی محدود نہ رہا بلکہ بعدِ وصال بھی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر لطف و رضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار

پچیس⁽²⁵⁾ صَفَرِ الْمُظْفَر کو بَیْتُ الْمَقْدَس میں ایک شامی بُزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام، دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی بُزرگ

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کس کا انتظار ہے؟ سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔“ شامی بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عرض کی، حضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں ”بریلی“ کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مولانا احمد رضا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشق رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صفر المظفر ۱۳۳۰ھ کو) وصال ہو چکا تھا، جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ”ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔“

یا الہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے دولتِ بیدارِ عشقِ مُصْطَفٰے کا ساتھ ہو (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی محبتِ دل میں پیدا کرنے، آپ کے عشقِ رسول میں سے حصہ پانے اور ارشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم ہند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تالیف کی ہوئی وہ کتاب ہے، جس میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اعلیٰ حضرت کے علم و حکمت اور عشقِ رسول سے بھرپور ارشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں شریعت کے احکام، طریقت کے آداب، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے فضائل و مناقب، سلاطینِ اسلام کے تذکرے، علوم و فنون سے لگاؤ رکھنے

والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزرگوں کی ایمان آفریز حکایات اور اس کے علاوہ بہت سی مفید معلومات کا خزانہ موجود ہے، لہذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیّۃً طلب فرما کر خود بھی اس کا مطالعہ فرمائیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net

سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارف!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَابَہِ مثالِ نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ ہے۔ ولی کامل اور امامِ عشق و محبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ مصطفیٰ، صحابہ و اہل بیت اور اولیائے کرام رَضَوْنَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت و بلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر و ادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضِیَاۃً دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں و قافو قفا حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو

بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع فروزاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے حدائقِ بخشش خرید کر پڑھئے، آپ کے عشقِ رسول میں اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل

مکتبۃ المدینہ کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دھو میں چمانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک مکتبۃ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی ترسیل اور کتب و رسائل کی اشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا استعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جا رہا ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دھو میں چمانے یا دیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطل قوتوں نے ان ذرائعِ ابلاغ کو اپنے مفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنا لیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گمراہ کُن عقائد کی ترویج و اشاعت کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مصروف ہیں۔ الغرض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں پچا رہا تھا تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی تھیں، لہذا شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن حالات میں بھی بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی انتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مخلصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا شاندار آغاز ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے

سے، اولاً صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے ادارے مکتبۃ المدینہ کے تحت آج باب المدینہ (کراچی) میں باقاعدہ پریس (Press) اور وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شعبے سے مُتعلّق ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ اور دیگر علمائے اہلسنّت کَلَّمَہُم اللہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کو زندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول مکتبۃ المدینہ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کاسینہ، عَشِقِ مُصْطَفٰی کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اشعار سے عَشِقِ مُصْطَفٰی کی کرنیں چھوٹیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر حُضُوْرِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت زیادہ فَضْل و کرم تھا، حتیٰ کہ دوسری بار سفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حالتِ بیداری میں اپنے دیدار کا جام بھی پلایا۔

- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَةُ الرَّسُولِ تھا اور آپ فَنَافِی الرَّسُولِ کے اس اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے کہ خود ہی اِرشاد فرما دیا کہ اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لکھا ہو پائے گا۔
- آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ، حُضُورِ اَکْرَمِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نام اَقْدَس اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے تَعْلُقُ وَنِسْبَتِ رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بَجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ تو اس قدر اَدَب و تعظیم والا سلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔
- آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے قلمی، زبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شرعی رہنمائی فرمائی، خود بھی اَشْلَافِ کرام رَحْمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔
- آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ ناموس رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مسلمانوں کے لئے اِنْتِهَائِی رَحْمِ دِل جبکہ بد دینوں اور گستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اُولیا کے لئے شمشیر بے نیام کی مانند تھے، ساری زندگی بد دینوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔
- ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ اور نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سنتے وقت سینے میں مَوْجُودِ دِل، عَشْقِ حَبِیب میں جھومنے لگتا ہے، اَلْغَرَضُ اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا عَشْقِ رسولِ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت کے صدِّقے پیارے آقا، مکی مدنی مَظْفَعِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاۤءِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فُیُوض و برکات سے حصّہ پانے کے لئے آپ بھی مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترجمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ یاد رہے کہ! دُرس و بیان کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنَا مَوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ عَلٰی بَیِّنَاتٍ وَعَلَيْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا، وہ قیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔⁽¹⁾ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا، دین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اہم رُکن ہے کہ اس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اِسی اہم کام کے لئے اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اٰئمیاے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبْعُوْث فرمایا۔⁽²⁾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوک درس دینے یا سُننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِيْنَ بِجَاۤءِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... حَلِیۃُ الْاَوْلِیاء، ۳۶/۶، رقم: ۷۷۱۶

2... احیاء العلوم، ۲/۷۷۷

مدنی بہار: دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے سنتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں شریک، ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں امامِ اہلسنت، مُجَدِّدِ دین وملت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا دیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نماز پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وجیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں، جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنت کے مطابق سفید لباس تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کا رسالہ ”تذکرہ امام احمد رضا“ پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے محبت دیکھ کر میں اور بھی متاثر ہوا اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطار بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پا رہا ہوں اور میں سبز سبز عمامہ سجانے اور سنت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیت کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ

سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔^(۱)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سنتیں اور آداب

آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

❁ دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر (70) رکعتوں سے افضل ہے۔^(۲)

❁ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور (یہ) رب تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔^(۳)

❁ حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❁ حضرت

سیدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استعمال، صلحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔^(۴) ❁ مسواک پیلویا

زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔ ❁ مسواک جب ناقابل استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ آدائے سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وژن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

۱... مشکاة الصایح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۷۵۰۱

۲... التَّرغِیْبُ وَالتَّوْہِیْبُ، ۱۰۲/۱، حدیث: ۱۸

۳... مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَلٍ، ۴۳۸/۲، حدیث: ۵۸۶۹

۴... اِحْبَاءُ الْعُلُومِ، ۲۷/۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیّۃ طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔^(۱)

﴿3﴾ رَحْمَتِ کے ستر دروازے

صَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَتِ کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔^(۲)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَائِ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً ذَاکِمَةً بُدَاوَامِلْکَ اللّٰہ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزُرِ گوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔^(۳)

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

۱... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

۲... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷

۳... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

(۱) ہے۔

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْبُقْرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شافِعِ اُمِّمَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے
میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَعَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی!

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدرِ
حاصل کر لی۔ (4)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خُدائے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم

کا پروردگار ہے۔)

۱۰۰۱ القول البدیع، الباب الاول، ص ۲۵

۱۰۰۲ الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

۱۰۰۳ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

۱۰۰۴ تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵